عورتوں سے اختلاط کا حکم

عورتوں کو گھر میں رہنے کا حکم، عورت سے تنہائی میں ملنے کی ممانعت، مردوں پر عورتوں سے بڑا مضر فتنہ کوئی نہیں، بلا محرم عورت کے لئے سفر کی ممانعت، غیر محرم کو سلام و مصافحہ کرنا، عورتوں کو راستہ کے بیچ میں چلنے کی ممانعت، عورتوں کو نماز اور طواف میں بھی مردوں سے اختلاط کی ممانعت، عورتوں کو بلا ضرورت باہر جا کر کمائی کرنا، عورت کا مرد ڈاکٹر سے علاج کرانا، نرس عورتوں کا مردوں کی خدمت کرنا، غیر محرم سے تعلیم لینا، شادی ہال میں مردوں اور عورتوں کا اختلاط، پیر سے اختلاط، عامل سے اختلاط، عورت کا قاضی بننا، عورت کا پارلیمنٹ کا رکن بننا سفر حج میں پردہ کا اہتمام، اور اختلاط کے مختلف مسائل پر مشتمل مفید اور کارآمد رسالہ۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیتہ

فہرست رسالہ ’’عورتوں سے اختلاط کا حکم‘‘

عورتوں سے اختلاط کا حکم	۵
ضرورت پڑ جائے تو بات کرنے میں نرم لہجہ اختیار نہ کریں	۶
عورتوں سے کچھ مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگو	۶
عورتوں کو گھر میں رہنے کا حکم	۷
’پہلی جاہلیت‘ سے اشارہ ہے کہ ایک جاہلیت آخر میں بھی آنے والی ہے	۷
شریعت مطہرہ نے عورتوں پر کمائی کا بوجھ نہیں ڈالا	۸
عورت سے تنہائی میں ملنے اور اس کے پاس جانے کی ممانعت	۹
عورت کے ساتھ تنہائی میں جمع ہونے پر شیطان کی معیت	۱۱
عورت کے ساتھ تنہائی میں ملنے سے آسمان سے گر جانا بہتر ہے	۱۲
مردوں پر عورتوں سے بڑا مضر فتنہ کوئی نہیں	۱۲
آپ ﷺ نے نابینا مردوں سے اختلاط کو بھی گوارہ نہ فرمایا	۱۴
دس سال کی عمر میں بھائی، بہن کے بستر علیحدہ کرنے کا حکم	۱۴
بلا محرم عورت کے لئے سفر کی ممانعت	۱۵
غیر محرم عورت کو سلام کرنا	۱۶
غیر محرم عورت کو مصافحہ کرنا	۱۸
عورتوں کو راستہ کے بیچ میں چلنے کی ممانعت	۲۰
مرد دو (اجنبی) عورتوں کے درمیان میں نہ چلے	۲۱
عورتوں کے لئے طواف میں اختلاط کی ممانعت	۲۲

عورتوں کے لئے حجرِ اسود کے استلام میں اختلاط کی ممانعت	۲۳
مدارس میں عورتوں سے اختلاط اور بلا پردہ اسباق	۲۴
مجلس وعظ یا درس تفسیر وغیرہ میں مرد و عورت کا اختلاط	۲۵
مطلقہ یا بیوہ کا اجنبی مرد کے ساتھ ایک گھر میں رہنا	۲۶
اجنبی مرد کے ساتھ کار میں سوار ہونے کا حکم	۲۶
عورت کا اجنبی مرد سے ڈرائیونگ سیکھنا	۲۶
لفٹ میں اجنبی کے ساتھ خلوت کا حکم	۲۷
عورت کا مرد درزی سے کپڑا اسلوانے کے لئے ناپ دینا	۲۷
اجنبی مردوں کے ہاتھ سے چوڑیاں پہننا	۲۷
عورت کا مرد سے بال کٹوانا	۲۷
عورت کا مرد ڈاکٹر سے علاج کرانا	۲۸
نرس عورتوں کا مردوں کی خدمت کرنا جائز نہیں	۲۸
اسکول سے عورت ٹیچر کا بالغ بچوں کے ساتھ سیر و تفریح کے لئے جانا	۲۹
عورتوں کا بالغ بچوں کو اسکول میں پڑھانا جائز نہیں	۲۹
دفاتر میں مردوں کے ساتھ کام کرنا	۲۹
عورت کا گھر سے باہر کام کرنے کے لئے جانا	۲۹
شادی ہال اور ریسٹورانٹ میں مردوں وعورتوں کا اختلاط کرنا اور کھانا کھانا	۳۱
عورتوں کا بغیر محرم کے مزاروں پر جانا جائز نہیں	۳۱
پیر سے اختلاط بھی حرام ہے	۳۱

عورتوں کوخلوت میں بیعت کرنا جائز نہیں	۳۱
عورت کوعلیحدہ مکان میں وظیفہ بتانا، بلامحرم حلقہ کرانا جائز نہیں	۳۲
علاج کے لئے بھی عامل سے اختلاط جائز نہیں	۳۲
عورت کا قاضی بننا	۳۲
عورت کا پارلیمنٹ کا رکن بننا	۳۳
مسجد میں نماز کی صف بلا پردہ کے ہونے پر اعتراض اور اس کا جواب	۳۴
مرد اور عورتوں کے دروازے علیحدہ ہوں	۳۴
آپ ﷺ کے زمانہ میں عورتیں فرض نماز کے بعد فوراً اٹھ جاتی تھیں	۳۵
نماز کے بعد فوراً عورتیں اپنی چادروں میں لپٹ کر واپس ہوجاتی تھیں، اندھیرے کی وجہ سے انہیں کوئی پہچان نہیں سکتا تھا	۳۶
اختلاط کی وجہ سے عورتوں کو راستہ کے درمیان میں چلنے سے منع فرمایا	۳۷
سفر حج میں پردہ کا اہتمام نہایت ضروری ہے	۳۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عورتوں سے اختلاط کا حکم

سوال:......عورتوں سے اختلاط کہاں تک جائز ہے؟ اس وقت ہمارے معاشرہ میں اجنبی عورتوں کے ساتھ اختلاط کا مسئلہ بہت زیادہ پریشان کن ہوگیا ہے، ہر طرف عورتوں کے ساتھ اختلاط کے مناظر نظر آرہے ہیں، اب تو دینی پروگراموں اور مدرسہ کی تعلیم تک میں عورتوں اور مردوں کا اجتماع ہونے لگا ہے۔ بعض اہل علم بھی اس میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ اس مسئلہ پر تفصیلی بحث فرمائیں گے، شریعت نے کس حد تک اجنبی عورتوں سے اختلاط کی اجازت دی ہے؟ کیا کسی مجبوری میں عورت سے اختلاط کی اجازت ہے؟

الجواب: حامدا ومصلیا مسلما:......آپ کے سوال کا تفصیلی جواب تو ایک ضخیم کتاب چاہتا ہے۔ تاہم مختصراً اس مسئلہ پر چند باتیں لکھی جاتی ہیں، اللہ کرے راقم اور ناظرین کے لئے مفید ہوں۔

اسلام نے جن کبائر کی قباحت کو کھل کر بیان کیا ان میں زنا بھی ہے، شریعت مطہرہ نے زنا کی روک تھام کے لئے زنا کے دواعی کی بھی ممانعت فرمادی، جیسے عورت کو دیکھنا، بلا ضرورت بات کرنا، پھر عورت کے لئے حجاب کا حکم، بلا محرم سفر کی ممانعت، حتی کہ حج جیسے فریضہ کے لئے بھی محرم کی شرط لگادی، حتی الامکان گھر میں رہنا، بلا ضرورت گھر سے نکلنے کی ممانعت وغیرہ۔ اسی میں اجنبی عورتوں کے ساتھ اختلاط کا حکم بھی ہے، شریعت مطہرہ نے بلا ضرورت عورتوں کے ساتھ اختلاط کو جائز قرار نہیں دیا۔ فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ اجنبی عورت کے ساتھ خلوت حرام ہے۔ (موسوعہ فقہیہ مترجم ص۱۳۲ ج۱۹/ عنوان: خلوۃ)

’’وقد اتفق الفقهاء على أن الخلوة بالأجنبية محرم‘‘۔ (موسوعہ فقہیہ ص۲۶۷ ج۱۹)

’’و الخلوة بالأجنبية يكره تحريما‘‘۔

(بزازیہ علی ھامش ہندیہ ص ۱۷۳ ج ۶، التاسع فی المتفرقات ، کتاب الکراھیۃ)

ضرورت پڑ جائے تو بات کرنے میں نرم لہجہ اختیار نہ کریں

شریعت مطہرہ نے عورتوں کو یہاں تک تعلیم دی کہ اگر کسی مجبوری میں اجنبی مردوں سے بات کرنے کی ضرورت پڑ جائے تو بات کرنے میں نرم لہجہ اختیار نہ کریں۔ اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں:

(۱)......﴿ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ ﴾۔

(پ:۲۲، سورۂ احزاب، آیت نمبر:۳۲)

ترجمہ:......لہذا تم نزاکت کے ساتھ بات مت کیا کرو، کبھی کوئی ایسا شخص بیجا لالچ کرنے لگے جس کے دل میں روگ ہوتا ہے۔

جب عورتوں کو حکم ہے کہ اگر کبھی مردوں سے بات کرنے کی ضرورت پڑ جائے تو بات کرنے میں نرم لہجہ اختیار نہ کریں، تو بلا ضرورت اختلاط کی کب اجازت ہو سکتی ہے؟

عورتوں سے کچھ مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگو

خود ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن جیسی مثالی خواتین سے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو بوقت ضرورت کچھ کلام کی نوبت آئے تو کس طرح کا معاملہ کیا جائے، قرآن کریم کی رہنمائی یہ ہے:

(۲)......﴿ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ ﴾۔(پ:۲۲، سورۂ احزاب، آیت نمبر:۵۳)

ترجمہ:......اور جب تمہیں نبی کی بیویوں سے کچھ مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔ یہ

طریقہ تمہارے دلوں کو بھی اور ان کے دلوں کو بھی زیادہ پاکیزہ رکھنے کا ذریعہ ہوگا۔

کیا ان آیات میں اختلاط کی صریح ممانعت نہیں ہے؟

عورتوں کو گھر میں رہنے کا حکم

اسلام کا فطری اور عقل میں آنے والا مزاج یہ ہے کہ عورت بلا ضرورت گھر سے باہر نہ نکلے، اور کسی ضرورت سے نکلنا بھی پڑے تو پردہ کا اہتمام' سادہ کپڑا پہنا ہو' خوشبو سے پرہیز' راستہ کے ایک طرف کو چلے' مرد سے اختلاط نہ ہو۔ ظاہر ہے کہ یہ شرائط خود اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حتی الامکان عورت گھر میں رہے۔ اور جاہلیت اولیٰ کی طرح باہر نہ نکلے، حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے:

(۳)......﴿ وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی ﴾۔

ترجمہ:......اور اپنے گھروں میں قرار کے ساتھ رہو، اور (غیر مردوں کو) بناؤ سنگھار دکھاتی نہ پھرو، جیسا کہ پہلی جاہلیت میں دکھایا جاتا تھا۔ (پ:۲۲/سورۂ احزاب، آیت نمبر:۳۳)

'پہلی جاہلیت' سے اشارہ ہے کہ ایک جاہلیت آخر میں بھی آنے والی ہے

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم نے اس آیت کے تحت بڑی عمدہ بات تحریر فرمائی ہے کہ:

پہلی جاہلیت سے مراد آنحضرت ﷺ کی بعثت سے پہلے کا زمانہ ہے جس میں عورتیں بے حیائی کے ساتھ بناؤ سنگھار غیر مردوں کو دکھاتی پھرتی تھیں۔ اور ''پہلی جاہلیت'' کے لفظ سے اس طرف بھی اشارہ ہے کہ ایک جاہلیت آخر میں بھی آنے والی ہے۔ اور کم از کم اس بے حیائی کے معاملے میں یہ جاہلیت ہماری آنکھوں کے سامنے اس طرح آچکی ہے کہ اس نے پہلی جاہلیت کو مات کر دیا ہے۔ (آسان ترجمہ)

شریعت مطہرہ نے عورتوں پر کمائی کا بوجھ نہیں ڈالا

شریعت مطہرہ نے عورتوں پر کمائی کا بوجھ نہیں ڈالا، بلکہ انہیں گھر میں رہنے کا حکم دیا، اور باپ اور شوہر پر یہ ذمہ داری ڈالی، اگر عورتوں کو کمانے کا مکلّف کر دیا جائے تو اختلاط سے بچنا بہت مشکل ہوتا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(۴)......﴿ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ﴾۔(پ:۵/سورۂ نساء، آیت نمبر:۳۴)

ترجمہ:......مرد عورتوں کے نگران ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے، اور کیونکہ مردوں نے اپنے مال خرچ کئے ہیں۔

(۵)......﴿ وَعَلَی الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَ كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ﴾۔

ترجمہ:......اور جس باپ کا وہ بچہ ہے اس پر واجب ہے کہ وہ معروف طریقے پر ان ماؤں کے کھانے اور لباس کا خرچ اٹھائے۔(پ:۲/سورۂ بقرہ، آیت نمبر:۲۳۳)

عورت سے تنہائی میں ملنے اور اس کے پاس جانے کی ممانعت

آپ ﷺ نے کس قدر تاکید سے ارشاد فرمایا:

(۱)......عن ابن عباس رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : لا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامرأةٍ الا مع ذی مَحرم ، الخ۔

(بخاری، باب لا یخلون رجل بامراة الا ذو محرم ، الخ ، کتاب الرضاع ، رقم الحدیث:۵۲۳۳)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: محرم کے سوا کوئی مرد ہرگز (اجنبی) عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے۔

(۲)......عن عقبة بن عامر رضی الله عنه : انّ رسول الله صلی الله علیه وسلم قال : اِیّاکم والدُّخولَ علی النساء ، الخ۔

(بخاری، باب لا یخلون رجل بامراة الا ذو محرم ، الخ ، کتاب الرضاع ، رقم الحدیث:۵۲۳۲)

ترجمہ:......حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم (اجنبی) عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔

(۳)......عن ابن عباس رضی الله عنهما قال :قال النبی صلی الله علیه وسلم :...... ولا یدخل علیها رجلٌ الا ومعها مَحرم ، الخ۔

(بخاری، باب حج النساء ، کتاب جزاء الصید ، رقم الحدیث:۱۸۶۲)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:.....عورت کے پاس کوئی شخص اسی وقت آئے جب اس کے پاس محرم ہو۔

(۴)......عن عقبة بن عامر رضی الله عنه : انّ رسول الله صلی الله علیه وسلم قال : ایّاکم والدّخولَ علی النِّساء ، فقال رجل من الأنصار : یا رسول الله ! اَفَرَأیْتَ

الحَمْوَ ؟ قال : الحَمْوُ : الموت۔

(بخاری، باب لا یخلون رجل بامراۃ الا ذو محرم ، کتاب النکاح ، رقم الحدیث:۵۲۳۲)

ترجمہ:......حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم (اجنبی) عورتوں کے پاس جانے سے بچو، ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یارسول اللہ! آپ بتائیے دیور کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دیور تو موت ہے۔

تشریح:......امام طبری نے کہا: عرب کے نزدیک '' الحَمْوُ '' اس کو کہتے ہیں جو شوہر کی طرف سے اس کا بھائی ہو یا باپ ہو یا چچا ہو۔ یہ سب '' الاحماء '' ہیں، ثعلب نے کہا: میں نے ابن الاعرابی سے پوچھا کہ '' الحَمْوُ : الموت '' کا کیا معنی ہے؟ تو انھوں نے کہا: یہ کلمہ ایسا ہے جیسے عرب کہتے ہیں: '' الاسد الموت '' یعنی شیر سے ملنا موت ہے، اور جیسے کہتے ہیں: '' السلطان نار '' یعنی سلطان آگ کی مثل ہے۔

(شرح ابن بطال ص ۲۹۱/۲۹۳ ج ۷، دارالکتب العلمیہ، بیروت۔نعم الباری ص ۶۹۸ ج ۹)

(۵)......عن مولی عَمْرَو بُنِ العاص : أنّ عَمْرَو بُنَ العاص أرسَله الی علِیّ یستأذِنُه علی أسماء ابْنَةِ عُمَیُس فأذِن له ، حتّی اذا فرغ من حاجته سأل المَولی عَمْرو بنَ العاص عن ذلک ، فقال : انّ النبی صلی اللہ علیه وسلم نهانا– أو نهی– أن نَدخُل علی النِّساء بغَیر اِذن أزواجِهن۔

(ترمذی باب ما جاء فی النّهی عن الدخول علی النساء ، ابواب الادب ، رقم الحدیث:۲۷۷۹)

ترجمہ:......حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام (عبدالرحمٰن بن ثابت رحمہ اللہ) سے روایت کرتے ہیں کہ: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ان کو حضرت

علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا، وہ ان سے اجازت طلب کر رہے تھے، حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے پاس جانے کی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو اجازت دے دی (پس وہ گئے اور ضروری بات کی) یہاں تک کہ جب وہ اپنی ضرورت سے فارغ ہوئے تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ (حضرت عبدالرحمٰن رحمہ اللہ) نے اس بارے میں ان سے پوچھا (کہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اجازت کیوں لی؟) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ہمیں منع فرمایا ہے- یا فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ ہم عورتوں کے پاس ان کے شوہروں کی اجازت کے بغیر جائیں۔ (مستفاد: تحفۃ الالمعی ص۵۴۴ ج۶)

عورت کے ساتھ تنہائی میں جمع ہونے پر شیطان کی معیت

(۶)......رُوِی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : لا یَخلُوَنَّ رجل بامرأۃ الّا و کان ثالثَھُما الشیطان۔

(ترمذی باب ما جاء فی کراھیۃ الدخول علی المغیبات ، ابواب الرضاع ، رقم الحدیث:۱۱۷۱)

ترجمہ:......ایک حدیث مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: محرم کے سوا کوئی مرد ہرگز کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں جمع نہ ہو، مگر وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

(۷)......عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : لا تَلِجوا علی المغیبات ، فانّ الشیطان یجری من أحدِکم مَجری الدّم ، الخ۔ (ترمذی، رقم الحدیث:۱۱۷۲)

ترجمہ:......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ان عورتوں کے پاس داخل نہ ہو جن کے شوہر (عرصہ سے سفر وغیرہ کی وجہ سے) غائب ہوں، کیونکہ بیشک شیطان تم میں خون کی رگوں کی طرح چلتا ہے۔

عورت کے ساتھ تنہائی میں ملنے سے آسمان سے گر جانا بہتر ہے

(۸)......عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال : ايّاكم والمغيبات ' ألا فوالله أن الرجل ليدخل على المرأة فلأن يخر من السماء الى الارض أحب اليه من أن يزنى ، فما يزال الشيطان يخطب أحدهما الى الآخر حتى يجمع بينهما۔

(شرح ابن بطال ص۲۹۱ ج ۷، دار الکتب العلمیہ ، بیروت۔باب لايخلون رجل بامراة الا ذو محرم والدخول على المغيبات ، تحت رقم الحديث:۲۸۴۲)

ترجمہ:......حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جن عورتوں کے خاوند غائب ہوں ان کے پاس آنے سے پرہیز کرو، سنو! اللہ تعالی کی قسم! جب کوئی مرد دوسری عورت پر داخل ہوتا ہے تو اس کا آسمان سے زمین پر گر جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ اس کے ساتھ زنا کرے، پس شیطان مسلسل ان کو وسوسہ میں ڈالتا رہتا ہے یہاں تک کہ ان کو ایک بستر پر جمع کر دیتا ہے، (یعنی زنا میں مبتلا کر دیتا ہے)۔(نعم الباری ص ۶۹۸ ج ۹)

مردوں پر عورتوں سے بڑا مضر فتنہ کوئی نہیں

(۹)......عن اُسامة بن زيد رضى الله عنهما عن النبى صلى الله عليه وسلم قال : ما تركتُ بعدى فتنةً أضرَّ على الرِّجال من النساء۔

(بخاری، باب ما يُتقى من شؤم المرأة ، الخ ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۵۰۹۶)

ترجمہ:......حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے بعد مردوں پر عورتوں سے بڑا مضر فتنہ نہیں چھوڑا۔

تشریح:......یعنی مردوں کے حق میں عورتوں کا فتنہ ایک سنگین فتنہ ہے، اور حدیث کا سبق یہ ہے کہ مردوں کو عورتوں کے فتنہ سے بچنے کی پوری کوشش کرنی چاہئے، اور عورتوں کا فتنہ

مردوں کے لئے مختلف جہتوں سے ہوسکتا ہے، وہ حسن کے فتنے میں مبتلا کرسکتی ہیں، وہ شوہر کی عقل پر قبضہ کرسکتی ہیں، اوراس کو خاندان سے لڑاسکتی ہیں وغیرہ۔اورمردوں کی احتیاط بھی مختلف جہتوں سے ہوتی ہے، مثلا: نامحرم پرنظر نہ ڈالے، یابیوی کے فریب میں نہ آئے، بلکہ اپنی عقل سے کام لے۔(تحفۃ الالمعی ص۵۴۴ ج۶)

عورتوں کا نقصان دہ فتنہ یہ ہے کہ عورت اپنے بیٹے کوزیادہ حصہ دلاتی ہےاوراپنے شوہر کے دوسرے بیٹوں کواتنا حصہ نہیں دلاتی۔ وہ عقل اور دین کی ادھوری ہونے کے باوجود مردوں کوایسے کاموں پرمجبور کرتی ہیں جن کاموں میں ان کی عقل اور دین کا نقصان ہوتا ہے، مثلا: وہ مردوں کو(اس قدر) دنیا کمانے پر تیار کرتی ہیں جس کی وجہ سے وہ فرائض اور واجبات کی ادائیگی سے غافل ہوجاتے ہیں،اورآمدنی کے ناجائز ذرائع اختیار کرتے ہیں، اس سے بڑھ کرعورتوں کا فتنہ اورفساد کیا ہوگا؟۔

حدیث شریف میں ہے: عورتوں سے ڈرو، اس لئے کہ بنی اسرائیل میں پہلا فتنہ عورتوں کی وجہ سے آیا تھا۔

شیخ محمد بن صالح عثیمین اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

بعض لوگوں نے ان احادیث پر یہ اعتراض کیا ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض عورتیں اپنے خاوند کے لئے مبارک ہوتی ہیں، اس کی نیکی اورتقوی پرمدد کرتی ہیں،اوراس کی اولاد کی اچھی تربیت کرتی ہیں۔اس کا جواب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے: ہرعورت کے بارے میں یہ ارشاد نہیں فرمایا۔

(مستفاد: فتح الباری ص۲۶۱ ج۶۔عمدۃ القاری ص۱۲۶ ج۲۰۔شرح صحیح البخاری(عثیمین)ص۴۴۷ ج۴۔نعم الباری ص۴۵۱/۴۵۲ ج۹)

آپ ﷺ نے نابینا مردوں سے اختلاط کو بھی گوارہ نہ فرمایا

غالباً اسی فتنہ کے سد باب کے لئے آپ ﷺ نے نابینا صحابی رضی اللہ عنہ سے بھی اختلاط کو پسند نہیں فرمایا۔

(۱۰)......عن امّ سلمة رضی الله عنها قالت : كنت عند النبی صلی الله عليه وسلم و عنده ميمونة فأقبل ابنُ اُمّ مَكُتوم ، وذلک بعد أن اُمِرُنا بالحجاب ، فقال النبی صلی الله عليه وسلم : اِحُتَجِبا منه ، فقلنا : يا رسول الله ! أليس اعمی لا يُبُصِرنا، ولا يعرفُنا ؟ فقال النبی صلی الله عليه وسلم : أفَعَمُيَاوَانِ أنتُما ؟ ألَسُتُما تُبُصِرانِه ؟۔

(ابوداوٗد، باب فی قوله تعالی :﴿ وقل للمؤمنٰت يغضضن من ابصٰرهنّ ﴾ ، كتاب اللباس ، رقم الحديث:۴۱۱۲۔ترمذی، باب ما جاء فی احتجاب النّساء من الرجال ، ابوب الاستيذان والآداب ، رقم الحديث:۲۷۷۸)

ترجمہ:......حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھی اور آپ کے پاس حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بھی تشریف فرما تھیں، اتنے میں حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے- اور یہ واقعہ ہمیں پردہ کا حکم دیئے جانے کے بعد کا ہے- آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں ان سے پردہ کرو، تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وہ نابینا نہیں ہیں، نہ ہمیں دیکھتے ہیں اور نہ ہمیں پہچانتے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم دونوں بھی اندھی ہو؟ کیا تم دونوں ان کو نہیں دیکھتیں؟۔

دس سال کی عمر میں بھائی، بہن کے بستر علیحدہ کرنے کا حکم

اور اسی طرح فتنہ کے سد باب کے لئے آپ ﷺ نے بھائی بہن جب دس سال کی عمر کے ہو جائیں تو ان کے بستر علیحدہ کرنے کا حکم فرمایا۔

(۱۱)......قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : مُروا أولادكم بالصلوة و هم أبناء سبع سنين ' وَاضْرِبوهم عليها وهم أبناء عشر سنين ، وفَرِّقُوا بينهم فى المَضَاجِعِ۔

(ابوداؤد، باب متى يؤمر الغلام بالصلوة ، كتاب الصلوة ، رقم الحديث:۴۹۴)

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی اولاد کو نماز کا حکم کرو جبکہ وہ سات سال کے ہوجائیں، اور وہ دس سال کے ہوجائیں (اور نماز چھوڑیں) تو ان کو ماریں، اور ان کے بستر علیحدہ کردو۔

تشریح:......دس سال کے بعد ہر ایک کے بستر الگ الگ ہونے چاہئے، اس لئے کہ دس سال کی عمر مظنۂ شہوت ہے۔ ایک شرح یہ بھی کی گئی کہ دو بھائی اگر ہوں تو بھی تفریق کرنی چاہئے، اور اگر بھائی' بہن ہوں تو پھر تفریق بطریق اولی ہوگی۔ اور یہ شرح اس وقت ہے جبکہ ''فَرِّقُوا'' کا عطف '' واضربوهم '' پر مانا جائے، اور یہ بھی احتمال ہے کہ ''فَرِّقُوا'' کا عطف ''مروا اولادكم '' پر ہو تو اس صورت میں عطف کا تقاضا یہ ہوگا کہ یہ تفریق ''فى المضاجع '' کا حکم سات سال ہی کی عمر میں ہو، لیکن ''درمختار'' وغیرہ میں دس سال ہی کے قول کو اختیار کیا گیا ہے۔ (مستفاد: الدر المنضود ص۴۸ ج۲)

نوٹ:......اس وقت کے ماحول میں جب سات سال سے بھی کم عمر کے بچوں کو جنسی تعلیم دی جاتی ہے، اور بے حیائی کے آلات و اسباب کی وجہ سے بچپن ہی میں حیاء سوز واقعات رونما ہورہے ہیں، اس لئے سات سال کی عمر میں بستر علیحدہ کرنے کا حکم دیا جائے تو مناسب اور زمانہ کے احوال کے عین مطابق ہے، واللہ اعلم۔

بلا محرم عورت کے لئے سفر کی ممانعت

(۱۲)......عن ابن عباس رضى الله عنهما قال : قال النبى صلى الله عليه وسلم : لا

تسافر المرأة الا مع ذی مَحرم ، الخ۔

ترجمہ:.......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے۔

(بخاری، باب حج النساء ، کتاب جزاء الصید ، رقم الحدیث:۱۸۶۲)

(۱۳)......عن أبی هریرة رضی الله عنه قال : قال النبی صلی الله علیه وسلم : لا يَحِلُّ لِامْرأةٍ تؤمن بالله والیوم الآخر أن تُسافِر مَسیرَة یومٍ ولیلةٍ لیس معها حُرْمَة۔

(بخاری، باب فی کم یقصر الصلوة ، کتاب تقصیر الصلوة ، رقم الحدیث:۱۰۸۸)

ترجمہ:.......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو عورت اللہ تعالی پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے حلال (اور جائز) نہیں ہے کہ وہ بغیر محرم کے ایک دن اور ایک رات کا سفر کرے۔

(۱۴)......قال رسول الله صلی الله علیه وسلم :....ولا ینبغی لامرأة دخلت فی الاسلام أن تخرجَ من بیتها مُسافِرَةً الّا مع بَعْلٍ ' أو ذی محرم منها ، الخ۔

(مسند احمد ص۱۵۲ ج۱۸، تتمة مسند أبی سعید الخدری رضی الله عنه ، رقم الحدیث:۱۱۶۰۹)

ترجمہ:.......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان عورت کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے گھر سے بلا شوہر یا بغیر محرم کے سفر پر نکلے۔

غیر محرم عورت کو سلام کرنا

اختلاط کی ممانعت میں یہ بھی شامل ہے کہ شریعت مطہرہ نے اس کی تعلیم دی ہے کہ جوان عورت جوان مرد کو اور جوان عورت جوان مرد کو سلام نہ کرے، اس لئے کہ اس میں فتنہ کا خوف ہے، البتہ عورت بوڑھے مرد کو اور مرد بوڑھی عورت کو سلام کر سکتے ہیں، اور سلام کا

جواب بھی دے سکتے ہیں۔(مستفاد: فتاوی قاسمیہ ص ۳۶۷ ج ۲۳)

البتہ عورتوں کی جماعت ہو یا خوف فتنہ نہ ہو تو سلام کرنے یا جواب دینے میں کوئی حرج نہیں۔(مستفاد: فتاوی دار العلوم زکریا ص ۴۴۱ ج ۷، ط: مکتبہ اشرفیہ، دیوبند)

(۱)......عن یحی بن أبی کثیر قال : بلغنی أنه یکره أن یسلم الرجل علی النساء ، والنساء علی الرجال۔

(شعب الایمان ص ۴۶۰ ج ۵، فصل فی السلام علی النساء ، رقم الحدیث:۸۸۹۶)

ترجمہ:......حضرت یحی بن ابی کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ: مردوں کا عورتوں کو اور عورتوں کا مردوں کو سلام کرنا مکروہ ہے۔

(۲)......کان قتادة یقول : أما امرأة من القواعد فلا بأس أن یسلم علیها وأما الثانية فلا۔ (شعب الایمان ص ۴۶۰ ج ۵، فصل فی السلام علی النساء ، رقم الحدیث:۸۸۹۷)

ترجمہ:......حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جو عورت قواعد میں سے ہو (یعنی بہت ضعیف ہو چکی ہو) اس کو سلام کرنے میں حرج نہیں، اور جوان عورت کو سلام کرنا جائز نہیں۔

قرآن کریم نے بھی بوڑھی عورتوں کو بعض احکام سے مستثنی کیا ہے، ارشاد ہے:

﴿ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِکَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ ۢ بِزِیْنَةٍ ط وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ ﴾۔

ترجمہ:......اور جن بڑی بوڑھی عورتوں کو نکاح کی کوئی توقع نہ رہی ہو، ان کے لئے اس میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ اپنے (زائد) کپڑے، (مثلا چادریں نامحرموں کے سامنے) اتار کر رکھ دیں، بشرطیکہ زینت کی نمائش نہ کریں، اور اگر وہ احتیاط ہی رکھیں تو ان کے لئے اور زیادہ بہتر ہے۔(پ:۱۸، سورۂ نور، آیت نمبر:۶۰)

اللہ تعالی کے فرمان عالی کی کیا شان ہے کہ ایک طرف بوڑھی عورتوں کو رخصت بھی دی، ساتھ ہی شرط لگا دی کہ زینت اور نمائش مقصود نہ ہو، پھر بھی احتیاط کا تقاضا یہی ہے وہ اس رخصت کے بجائے عزیمت پر عمل کریں۔

(۳)......اذا سلمت المراة الاجنبية على رجل ان كانت عجوزا رد الرجل عليها السلام بلسانه بصوت وان كانت شابة رد عليها فى نفسه وكذا الرجل اذا سلم على امراة اجنبية فالجواب فيه العكس۔

(شامی ص ۵۳۰ ج ۹، فصل فى النظر والمس ، كتاب الحظر والاباحة ، ط : مكتبة دار الباز، مكة)

(۴)......ان السلام يكره على المرأة الشابة والامرد ' وان سلما لا يجب الجواب ، قلت : وهذا عند خوف الفتنة۔ (تفسیر مظہری ص ۱۸۵ ج ۳، سورۂ نساء، آیت نمبر: ۸۶)

(۵)......ولو سلم على جمع نسوة وجب رد احداهن اذا لا يخشى فتنة حينئذ۔

(روح المعانی ص ۹۹ ج ۵، تحت قوله : ﴿ واذا حييتم بتحية ، الخ ﴾ سورۂ نساء، آیت نمبر: ۸۶)

غیر محرم عورت کو مصافحہ کرنا

اختلاط کی ممانعت میں یہ بھی شامل ہے کہ شریعت مطہرہ نے اس کی تعلیم دی ہے کہ عورت سے قطعا مصافحہ نہ کیا جائے، یہ ناجائز ہے اور معانقہ کرنا حرام ہے۔ بہت بوڑھی عورت ہو تو اس سے مصافحہ اور سر پر ہاتھ پھیروانا جائز ہے، مگر معانقہ اس سے بھی جائز نہیں۔

(مستفاد: فتاوی قاسمیہ ص ۳۹۲ ج ۲۳۔ فتاوی دار العلوم زکریا ص ۴۴۱ ج ۷، ط: مکتبہ اشرفیہ، دیوبند)

(۱)......عن عائشة رضى الله عنها قالت :.....والله ما مَسَّتْ يدُ رسولِ الله صلى الله عليه وسلم يدَ امرأةٍ قَطُّ غير أنه بايعهُنَّ بالكلام ، الخ۔

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: اللہ تعالی کی قسم! رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھویا، البتہ آپ ﷺ ان سے اپنے کلام کے ساتھ بیعت فرماتے۔ (بخاری، باب حج النساء ، کتاب الخلع ، رقم الحدیث:۵۲۸۸)

(۲)......عن أُميمة بنت رُقيقة رضى الله عنها تقول : جِئتُ النبى صلى الله عليه وسلم فى نِسوةٍ نُبايِعُه فقال لنا : فيما استطعتنَّ واَطَقْتُنَّ ، انِّى لا اُصافِح النِّساء۔

(ابن ماجہ، باب بيعة النساء ، كتاب الجهاد ، رقم الحديث:۲۸۷۴)

ترجمہ:......حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں چند عورتوں کے ساتھ بیعت کرنے کے لئے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، تو آپ ﷺ نے ہمیں فرمایا: بقدر طاقت واستطاعت اطاعت کرو، میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔

(۳)......عن معقل بن يسار رضى الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : " لأن يطعن فى رأس أحدكم بمخبط من حديد ، خير له من أن يمس امرأة لا تحل له "، رواه الطبرانى ، ورجاله رجال الصحيح۔

(مجمع الزوائد ص ۳۲۶ ج ۴، باب النهى عن الخلوة ، كتاب النكاح ، رقم الحديث:۷۷۱۸)

ترجمہ:......حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کے ڈنڈے سے مارا جائے، یہ اس سے بہتر ہے کہ کوئی ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لئے حلال نہیں۔

(۴)......حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: میں عورتوں سے بیعت میں ان کے ہاتھ کو بالکل نہیں چھوتا۔

(ابن سعد ص ۸ ج ۶، شمائل کبری ص ۳۱۲، ط: زمزم پبلشرز، کراچی)

(۵)……حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی ایک روایت میں ہے کہ: میں بیعت ہونے کے لئے آپ ﷺ کی خدمت میں آئی تا کہ عورتوں کی جماعت کے ساتھ بیعت ہو جاؤں، پس آپ ﷺ کی چچازاد بہن نے اپنا ہاتھ آپ ﷺ کے سامنے کر دیا تا کہ آپ ﷺ ہاتھ پکڑ کر بیعت فرمالیں، تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ جوڑے رکھے اور فرمایا: میں عورتوں کا ہاتھ پکڑ کر بیعت نہیں کرتا۔ (ابن سعد ص ۸ ج ۵، شمائل کبری ص ۳۱۲، ط: زمزم پبلشرز، کراچی)

(۶)……الا من أجنبية فلا يحل مس وجهها و كفها وان أمن الشهوة ' لانه أغلظ ' ولذا ثبت به حرمة المصاهرة ' وهذا فى الشابة ، أما العجوز التى لا تشتهى فلا بأس بمصافحتها ومس يدها اذا أمن۔

(شامی ص ۵۲۹ ج ۹، باب الاستبراء ، كتاب الحظر والاباحة ، ط : مكتبة دار الباز، مكة)

عورتوں کو راستہ کے بیچ میں چلنے کی ممانعت

شریعت مطہرہ نے اختلاط سے بچنے کا اس قدر اہتمام فرمایا کہ عورتوں کو حکم دیا کہ وہ راستہ کے درمیان میں نہ چلیں، بلکہ راستہ کے کنارہ پر چلیں تا کہ مردوں سے ملنا جلنا نہ ہو۔

(مستفاد: فتاوی محمودیہ ص ۲۳۳ ج ۱۹، مطبوعہ: جامعہ فاروقیہ، کراچی)

(۱)……عن أبى هريرة رضى الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ليس للنساء وسط الطريق۔

(شعب الایمان بیہقی ص ۱۷۴ ج ۶، باب الحياء ، فصل فى حجاب النساء والتغليظ فى سترهن ، رقم الحديث: ۷۸۲۳)

ترجمہ:……حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے لئے راستہ کا بیچ (اور وسط) نہیں ہے۔ (یعنی عورتیں راستہ کے کنارہ پر چلیں،

تاکہ مردوں سے اختلاط نہ ہو)۔

تشریح:......’’ابوداؤد شریف‘‘ کی روایت میں ہے’’ لیس لکُنّ أن تَحْقُقْنَ الطّریق‘‘۔

(ابوداؤد، باب فی مشی النّساء مع الرجال فی الطریق ، کتاب الادب ، رقم الحدیث:۵۲۷۲)

یعنی آپ ﷺ نے عورتوں کو یہ ہدایت فرمائی کہ: مناسب نہیں کہ’’ حاقّ الطریق‘‘ میں چلو یعنی سڑک کے بیچ میں، تمہارے ضروری ہے کہ سڑک کے کنارہ کو اختیار کرو۔

(الدر المنضود ص۶۹۳ ج۶)

مرد (اجنبی) عورتوں کے درمیان میں نہ چلے

مرد اور عورتوں کا راستہ میں چلتے وقت بھی اختلاط منع ہے۔

(۱)......عن أبن عمر رضی الله عنهما انّ النبی صلی الله علیه وسلم نهی أن یَمْشِیَ -یعنی الرجل- بین المرأتین۔

(ابوداؤد، باب فی مشی النّساء مع الرجال فی الطریق ، کتاب الادب ، رقم الحدیث:۵۲۷۳)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ: مرد (اجنبی) عورتوں کے درمیان میں چلے۔

تشریح:......یعنی راستے میں چلتے وقت مرد کو عورتوں سے علیحدہ ہو کر چلنا چاہئے۔

(الدر المنضود ص۶۹۳ ج۶)

قرآن کریم نے حضرت شعیب علیہ الصلوۃ والسلام کی صاحبزادی کے چلنے کا ذکر فرمایا تو شرم و حیاء کا ایک خاص انداز بیان فرمایا ہے، حالانکہ اس وقت باقاعدہ پردہ کے احکام نہیں تھے۔

﴿فَجَآءَتْهُ اِحْدٰهُمَا تَمْشِیْ عَلَی اسْتِحْیَآءٍ﴾۔(پ:۲۰، سورۂ قصص، آیت نمبر:۲۵)

ترجمہ:......تھوڑی دیر کے بعد ان دونوں عورتوں میں سے ایک ان کے پاس شرم وحیا کے ساتھ چلتی ہوئی آئی۔

تفسیر:......معلوم ہوا کہ اگرچہ اس وقت پردے کے با قاعدہ احکام نہیں تھے جو قرآن کریم نے عطا فرمائے ہیں، لیکن خواتین شرم و حیا کے لباس میں رہتی تھیں، اور مردوں سے معاملات کرتے وقت شرم وحیا کو پوری طرح ملحوظ رکھتی تھیں، چنانچہ ابن جریر، ابن ابی حاتم اور سعید بن منصور نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ: یہ خاتون جب آئیں تو انہوں نے اپنی قمیص کی آستین اپنے چہرے پر رکھی ہوئی تھی۔

(مستفاد: آسان ترجمہ، از: حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ)

عورتوں کے لئے طواف میں اختلاط کی ممانعت

(۱)......كانت عائشة رضى الله عنها تطوف حجرة من الرجال لا تخالطهم ، الخ۔

(بخاری، باب طواف النساء مع الرجال ، كتاب الحج ، رقم الحديث:۱۶۱۸)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مردوں سے علیحدہ ہو کر طواف کرتی تھیں ان کے ساتھ مل کر نہیں کرتی تھیں۔

(۲)......عن اُمّ سلمة زوج النبى صلى الله عليه وسلم قالت : شَكَوْتُ الى رسول الله صلى الله عليه وسلم أنِي أشْتَكى ، فقال : طُوفى من وراء النّاس وأنتِ راكِبةٌ ، الخ۔(بخاری، باب طواف النساء مع الرجال ، كتاب الحج ، رقم الحديث:۱۶۱۹)

ترجمہ:...... نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ میں بیمار ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کے پیچھے سواری پر طواف کرو۔

عورتوں کے لئے حجر اسود کے استلام میں اختلاط کی ممانعت

(۱)......فقالت امرأة : انطَلِقی نَستَلِمُ یا اُمّ المؤمنین ، قالت : انطَلِقی عَنکِ ، وابَتُ ، الخ۔(بخاری، باب طواف النساء مع الرجال ، کتاب الحج ، رقم الحدیث:۱۶۱۸)

ترجمہ:......ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: ام المومنین! چلئے (حجر اسود کا بوسہ دیں اور) استلام کرلیں تو آپ نے فرمایا: تم جاؤ، (آپ خود نہیں گئیں) اور انکار کردیا۔ (تنہائی میں آپ استلام کرتی تھیں لوگوں کے ہجوم میں مردوں کے اختلاط کی وجہ سے انکار کردیا)۔

(۲)......ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ طواف کیا، جب حجر اسود کے پاس آئی تو اس نے کہا: اے ام المؤمنین! کیا آپ استلام نہیں کریں گی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا عورتیں اور کیا استلام رکن! چلی جاؤ۔ (فضل الحجر الاسود ص ٦٦)

(۳)......ایک دفعہ حج کے موقع پر چند عورتوں نے عرض کیا: اے ام المؤمنین! چلئے حجر اسود کو بوسہ دیں! فرمایا: تم جاسکتی ہو، میں مردوں کے ہجوم میں نہیں جاسکتی۔

(سیرت عائشہ رضی اللہ عنہا ص ۱۶۸، بعنوان: پردہ کا اہتمام)

(۴)......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک آزاد کردہ عورت آپ کی خدمت میں آئی اور کہا: میں نے تین مرتبہ حجر اسود کا استلام طواف کے سات چکروں میں کرلیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالی تجھے کوئی اجر نہ دے (یہ جملہ دو یا تین مرتبہ فرمایا) مردوں سے دھکم دھکا کرتی ہو، کیوں تکبیر پر اکتفا نہ کیا اور گذر جاتی؟۔

(الام للشافعی ص۱۷۲ ج ۲۔ فاکھی ص۱۲۲ ج ۱۔ السنن الکبری للبیھقی ص۸۱ ج ۵۔
فضل الحجر الاسود ص٦٧)

(۵)......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک عورت سے فرمایا: حجر اسود کے سامنے آؤ مزاحمت نہ کرو، اگر تنہائی دیکھو تو استلام کرو اور اگر ہجوم دیکھو تو تکبیر پڑھو اور تہلیل کہو اور کسی کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔ (فضل الحجر الاسود ص ٦٧)

(٦)......حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ایک عورت کو دیکھا کہ حجر اسود کے استلام کا ارادہ کر رہی ہے تو آپ نے زور سے ڈانٹا اور فرمایا: اپنے ہاتھ کو ڈھانپ لو عورتوں کے لئے استلام نہیں (مردوں کے ہجوم میں بے پردگی ہوتی ہے ورنہ استلام کی اجازت ضرور ہے)۔

(فضل الحجر الاسود ص ٦٧۔ تحفۂ حرم ص ۱۴۷۔ مرغوب المسائل ص ۱۶۷/۱۶۸ ج ۲)

مدارس میں عورتوں سے اختلاط اور بلا پردہ اسباق

اس وقت بنات کے مدارس اور جامعات کا ایک نہ رکنے والا سلسلہ چل پڑا ہے، اور ان میں کئی مدارس تو بلا ضرورت تعمیر کئے گئے ہیں، ان میں بہت سے مدارس اہل اللہ اور خدا ترس مہتمم کی نگرانی میں چل رہے ہیں، اور ان کے فوائد بھی نظروں کے سامنے ہیں، مگر بعض مدارس کے ناخدا ترس مہتمم حضرات کے افعال نے ان مدارس کی عزت کو پامال کر دیا۔ حتی الامکان تو کوشش کرنی چاہیئے کہ بنات کے مدارس میں کوئی استاذ بھی مرد نہ ہو، اور انتظام بھی عورتوں کے سپرد ہو، کسی اشد ضرورت سے مرد کو کسی قسم کی ذمہ داری ادا کرنی پڑے تو بہت احتیاط سے یہ کام انجام دے، اس میں کسی غیر محرم سے کسی قسم کا اختلاط نہ ہو، اور نہ بلا ضرورت بات چیت ہو۔

اب بعض مدارس میں استاذ بلا کسی پردہ کے بچیوں کو سبق پڑھاتا ہے، یہ قطعاً جائز نہیں، بچیوں اور طالبات کے والدین کو پوری نگرانی رکھنی چاہیئے، اگر کسی مدرسہ میں اس طرح کے اسباق ہوتے ہوں تو فوراً اس کے خلاف نوٹس لی جائے، اور اس کو رکوانے کی پوری کوشش

کرنی چاہئے، اگر اس میں کامیابی نہ ہوتو اپنی بچی کو فوراوہاں سے نکال لیں، اور کسی اچھے مدرسہ میں بھیجیں۔

(مستفاد: فتاوی محمودیہ ص۲۷۱ ج ۱۵۔ ص ۳۹۶ ج ۱۴۔ احسن الفتاوی ص ۶۱ ج ۸۔ فتاوی قاسمیہ ص ۳۲۲
۳۸۸/۳۹۴/۳۹۵/۳۹۹/۴۰۳/۴۱۳/۴۱۴ ج ۳)

مجلس وعظ یا درس تفسیر وغیرہ میں مرد وعورت کا اختلاط

کسی دینی پروگرام، مجلس وعظ وتقریر ہو، یا درس تفسیر ہو، اس میں بلا پردہ مرد وعورت کا اختلاط ہوتو ایسی دینی مجالس بھی جائز نہیں، یہ دین کے نام پر بے دینی کے پروگرام ہیں۔

افسوس ہے کہ بعض اہل علم کی طرف سے اس قسم کی مجالس شروع ہورہی ہیں، اور اپنے اس ناجائز عمل کی تاویل کی جارہی ہے، اور جواز کے قیاس مع الفارق پر مشتمل دلائل دیئے جارہے ہیں۔ گھر کے ذمہ داروں کو چاہئے کہ اس طرح کے مخلوط پروگراموں میں عورتوں کو جانے سے حکمت اور نرمی سے روکیں، اوران کا دینی ذہن بنائیں۔

(مستفاد: احسن الفتاوی ص ۶۱ ج ۸۔ فتاوی قاسمیہ ص ۴۱۲ ج ۳)

مطلقہ یا بیوہ کا اجنبی مرد کے ساتھ ایک گھر میں رہنا

اختلاط کی ممانعت کی وجہ سے یہ حکم ہے کہ کوئی بیوہ یا مطلقہ عورت کسی اجنبی مرد کے ساتھ کسی مکان میں- چاہے اس کا کمرہ الگ ہو- نہ رہے، اس لئے کہ کمرہ علیحدہ ہے، مگر مطبخ، بیت الخلاء، حمام وغیرہ مشترک ہوتا ہے۔

(مستفاد: فتاوی دار العلوم زکریا ص ۲۲۱ ج ۷، ط: مکتبہ اشرفیہ، دیوبند)

اجنبی مرد کے ساتھ کار میں سوار ہونے کا حکم

آج کے دور میں اکثر مالدار لوگ کسی آدمی کو ڈرائیور رکھتے ہیں، اور ان کی بیوی یا بالغ بچی اس کے ساتھ سواری کرتی ہے، یہ بہت خطرناک ہے اور ناجائز ہے، اس میں خلوت بالاجنبیہ ہے، اور احادیث میں اس کی سخت ممانعت وارد ہوئی ہے، اس معاملہ میں بہت احتیاط سے کام لینا چاہئے۔ کئی ناخوش گوار واقعات اس ناجائز کام کی وجہ سے رونما ہوئے۔

(مستفاد: احسن الفتاوی ص ۵۱ ج ۸۔ فتاوی دار العلوم زکریا ص ۲۲۹ ج ۷، ط: مکتبہ اشرفیہ، دیوبند)

عورت کا اجنبی مرد سے ڈرائیونگ سیکھنا

مکمل پردہ کی رعایت کے ساتھ عورت کو ڈرائیونگ کی اجازت تو ہے، مختلف صحابیات سے گھوڑے کی سواری کرنا ثابت ہے۔ ہاں یہ شرط ہے کہ ڈرائیونگ سکھانے والا کوئی محرم ہو، یا عورت ہو، کسی اجنبی مرد سے ڈرائیونگ سیکھنا جائز نہیں، ڈرائیونگ سیکھنے میں مرد کے پہلو میں بیٹھنا پڑے گا، اس سے بات چیت کرنی پڑے گی، بے پردگی ہوگی، اجنبی کے ساتھ خلوت کا موقع آئے گا، اس لئے اجنبی سے ڈرائیونگ سیکھنا جائز نہیں۔

(مستفاد: فتاوی دار العلوم زکریا ص ۲۳۴/۲۳۹ ج ۷، ط: دیوبند۔ فتاوی رحیمیہ ص ۴۲۵ ج ۶)

لفٹ میں اجنبی کے ساتھ خلوت کا حکم

عام طور پر لفٹ جب چلتی ہے تو عمارت کے بعض حصوں میں لوگوں کی آنکھوں سے غائب ہوتی ہے، اور لفٹ کا کمرہ چھوٹا سا ہوتا ہے جس میں خوف فتنہ ہے، اس لئے لفٹ میں بھی خلوت مناسب نہیں۔ ہاں اگر دوسرے لوگ موجود ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(مستفاد: فتاویٰ دار العلوم زکریا ص ۲۱۷ ج ۷، ط: مکتبہ اشرفیہ، دیوبند)

عورت کا مرد درزی سے کپڑا سلوانے کے لئے ناپ دینا

بعض عورتیں مرد درزی سے کپڑے سلواتی ہیں، یہ تو من وجہ ٹھیک ہے، مگر ناپ دینے کے لئے درزی کا عورت کے بدن کو چھونا ناجائز ہے، اس طرح کی بے غیرتی کی شریعت میں کوئی گنجائش نہیں۔

اجنبی مردوں کے ہاتھ سے چوڑیاں پہننا

اسی طرح غیر محرم مردوں کے ہاتھ سے عورت کی کلائی پکڑ کر چوڑیاں پہننا حرام ہے۔ اگر پکڑتے وقت شہوت ابھر جائے تو اس عورت کی نسل کی کسی لڑکی کے ساتھ اس کا نکاح ہمیشہ کے لئے ناجائز ہوگا۔ (مستفاد: احسن الفتاویٰ ص ۳۱ ج ۸۔ فتاویٰ قاسمیہ ص ۵۷۹ ج ۲۳)

عورت کا مرد سے بال کٹوانا

بعض عورتیں بیوٹی پارلر میں جا کر مردوں سے اپنے بال نکلواتی ہیں، یا دکان میں جا کر مردوں سے بال کٹواتی ہیں، یہ بھی ناجائز ہے۔ شریعت کی حد میں رہ کر زیب و زینت کی گنجائش ہے، لیکن حدود شریعت کو پھلانک کر زیب و زینت کرنا جائز نہیں ہے۔

(مستفاد: فتاویٰ دار العلوم زکریا ص ۳۶۷ ج ۷، ط: مکتبہ اشرفیہ، دیوبند)

عورتوں کا مرد ڈاکٹر سے علاج کرانا

عورتوں کا مرد ڈاکٹر سے علاج کرنا بھی بلاضرورت جائز نہیں، اس وقت تلاش کرنے سے عورت ڈاکٹرنی بآسانی مل جاتی ہے۔ اسی طرح آنکھ اور دانت وغیرہ امراض کے سلسلہ میں مرد ڈاکٹر سے علاج کرانا جس میں عورت کو چھونا بھی پڑتا ہے بلاضرورت جائز نہیں، ہاں اگر عورت ڈاکٹر نہ مل سکے اور مجبوری ہو تو بقدر ضرورت مرد سے علاج کرانے کی اجازت ہے۔ (مستفاد: امداد الفتاوی (جدید مطول حاشیہ) ص ۳۸۴ ج ۷، سوال نمبر: ۱۹۵۱)

اگر عورت کے دانت کالے داغ کی وجہ سے بدنما ہو جائیں تو مردوں سے اس کا علاج درست نہیں، اس لئے کہ یہ علاج زینت کے لئے ہے، ضرورت کے لئے نہیں۔

(مستفاد: محمود الفتاوی ص ۲۷ ج ۸، مسائل حجاب۔ مطبوعہ: جامعہ علوم القرآن، جمبوسر)

نرس عورتوں کا مردوں کی خدمت کرنا جائز نہیں

نرس عورتوں کا مردوں کی خدمت کرنا - جس میں اعضائے مستورہ کو چھونا بھی پڑتا ہے - جائز نہیں۔ حضرات فقہاء رحمہم اللہ نے مسئلہ لکھا ہے کہ: اگر کسی مرد کا انتقال ہو جائے اور وہاں کوئی مرد نہ ہو اور صرف عورتیں ہوں تو عورتوں کے لئے جائز نہیں کہ وہ مردہ آدمی کو غسل دیں، بلکہ ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر اس کو تیمّم کرا دیں (البتہ بیوی اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے) جب مرد کو غسل کرانا عورت کے لئے جائز نہیں تو خدمت کرنا کیسے جائز ہوگا؟ در اصل نرسنگ کا موجودہ نظام بے خدا قوموں کا رائج کردہ ہے۔ اسلامی شریعت میں مردوں کی تیمارداری کے لئے مرد اور عورتوں کی تیمارداری کے لئے عورتیں ہونی چاہئیں۔

(مستفاد: آپ کے مسائل اور ان کا حل (جدید) ص ۶۶/۸۸/۹۰ ج ۸)

اسکول سے عورت ٹیچر کا بالغ بچوں کے ساتھ سیر وتفریح کے لئے جانا

تعلیمی ادارے سے عورت ٹیچر کا بالغ بچوں کے ساتھ سیر وتفریح کے لئے جانا بھی جائز نہیں۔اگر وہ سفر سفر شرعی سے دور ہو تو اس میں مزید قباحت یہ ہے کہ ایک تو اجنبی کے ساتھ سفر، پھر بلا محرم کے سفر۔(مستفاد: فتاوی دار العلوم زکریا ص۲۳۱ ج ۷، ط: مکتبہ اشرفیہ، دیوبند)

عورتوں کا بالغ بچوں کو اسکول میں پڑھانا جائز نہیں

عورتوں کا بالغ بچوں کو اسکول میں پڑھانا بھی جائز نہیں، اس میں اجنبیوں کے ساتھ اختلاط ہوتا ہے۔اسی طرح لڑکیوں کا غیر محرم مردوں سے بے پردہ پڑھنا بھی جائز نہیں۔

(مستفاد: فتاوی قاسمیہ ص۴۲۱ ج ۲۴۔آپ کے سائل اوران کا حل (جدید) ص ۹۸/۹۹ ج ۸)

دفاتر میں مردوں کے ساتھ کام کرنا

دفاتر اور دکانوں میں عورت کا مرد کے ساتھ کام کرنا بھی جائز نہیں، اس میں تنہائی اور اختلاط کے مواقع بکثرت آتے ہیں، اور اس سے فتنہ میں پڑنے کا قوی امکان ہے۔

(مستفاد: فتاوی قاسمیہ ص ۵۶۷ ج ۲۳)

عورت کا گھر سے باہر کام کرنے کے لئے جانا

اسلام نے عورت کو گھر کی ملکہ بنایا ہے، اور اس کے جسم کی ساخت بھی مرد سے مختلف ہے، اس پر خارجی عمل کا بار ڈالنا ناانصافی اور ظلم ہے، اور اس کے چند اسباب ہیں:

(۱)......حیض کی حالت میں عورت کی طبیعت پر ایک قسم کا بوجھ ہوتا ہے۔

(۲)......حمل کی تکالیف کے ساتھ باہر کا کام کرنا انتہائی مشکل ہے۔

(۳)......ولادت ونفاس کے دنوں میں عورت کو مکمل آرام وراحت کی بے حد ضرورت

ہوتی ہے۔

(۴)...... بچے کو دودھ پلانے اور پرورش کے زمانہ میں عورت کو گھر میں رہنے کی بطورخاص ضرورت پڑتی ہے۔

باہر جاکر کام کرنے کے ناجائز ہونے کی وجوہ:

(۱)......عورت کے لئے گھر سے باہر نکلتے وقت مکمل ازسرتاپا پردہ پوشی لازم اورواجب ہے،

(۲)......فتنہ انگیز سفرعورت کے لئے ممنوع ہے، اور آج کے دور میں یہ کام کے لوازمات میں سے ہے۔

(۳)......اجانب کے ساتھ اختلاط نصوص شرعیہ کی روشنی میں ناجائز ہے۔

(۴)...... بے پردگی اور مواضع زینت ومحاسن جسم کے اظہار میں اکثرعورتیں ملوث ہیں۔

(۵)......امورخانہ داری کے حسن انتظام سے فرصت کہاں؟۔

ہاں اگرعورت کے لئے زندگی گذارنے کا کوئی انتظام نہ ہو، اور مجبوری سے کسی عورت کو کام کے لئے گھر سے نکلنا پڑے تو درج ذیل شرائط کی رعایت کے ساتھ نکل سکتی ہے:

(۱)......شوہر یا ولی اور سرپرست کی اجازت ضروری ہے۔

(۲)......نقاب پہن کر نکلے، اور سادہ برقعہ پہن کر نکلے، نقش ونگار والے برقعہ سے اجتناب کرے۔

(۳)......کوئی خوشبو، پاوڈر نہ لگائے، یعنی بناؤ سنگار نہ کرے۔

(۴)......سفرشرعی میں شوہر یا محرم ساتھ ہو۔

(۵)......اجنبی مردوں کے ساتھ اختلاط نہ ہو، اور فتنہ کا خوف نہ ہو۔

(۶)...... ہر وہ ملازمت ناجائز اور ممنوع ہے جس میں مرد کے ساتھ خلوت اور تنہائی لازم

آتی ہو۔(مستفاد: فتاوی دارالعلوم زکریا ص ۲۱۶/۲۱۵ ج ۷، ط: مکتبہ اشرفیہ، دیوبند)

شادی ہال اور ریسٹوران میں مردوں وعورتوں کا اختلاط کرنا اور کھانا کھانا

شادی ہال میں مردوں اور عورتوں کا اختلاط کرنا اور کھانا کھانا وغیرہ بھی ناجائز ہے، اور اس گناہ میں دعوت کرنے والا برابر کا شریک ہے۔

اسی ریسٹوران میں مختلف فیملیوں کا مل کر کھانا کھانے کے لئے جانا اور اختلاط کرنا بھی جائز نہیں۔ اس قسم کی بے حیائی سے کتنے غلط واقعات ہوئے، مگر ہماری بے غیرتی کہ ہمیں اس کا کوئی احساس ہی نہیں۔

عورتوں کا بغیر محرم کے مزاروں پر جانا جائز نہیں

عورتوں کا بغیر محرم کے مزاروں پر جانا اور وہاں بدعات اور خرافات میں حصہ لینا اور اجنبی مردوں سے اختلاط کرنا بھی جائز نہیں۔ (مستفاد: فتاوی قاسمیہ ص ۵۰۰ ج ۲۴)

پیر سے اختلاط بھی حرام ہے

اس فتنہ کے دور میں ایسے واقعات بھی ہو رہے ہیں کہ پیر صاحب اپنی جوان مریدنی سے پردہ نہیں کرتے۔ یہ ناجائز اور حرام ہے، ایسا پیر' پیر نہیں فاسق ہے، اور خود گمراہ ہے، اس سے بیعت ہونا بھی جائز نہیں۔

(مستفاد: فتاوی دارالعلوم دیوبند مکمل، مدلل ص ۶۹ ج ۱۷۔ کتاب الفتاوی ص ۱۰۱ ج ۶۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل (جدید) ص ۹۶ ج ۸)

عورتوں کو خلوت میں بیعت کرنا جائز نہیں

عورتوں کو خلوت میں بیعت کرنا جائز نہیں، کوئی محرم مرد یا کوئی عورت محرمہ ساتھ ہونے

چاہئے۔

عورت کو علیحدہ مکان میں وظیفہ بتانا، بلامحرم حلقہ کرانا جائز نہیں

پیر کا عورت کو علیحدہ مکان میں لے جا کر وظیفہ بتانا بھی جائز نہیں۔ پیر کا عورت کو بلامحرم حلقہ (ذکر وغیرہ کا) کرانا جائز نہیں۔ (مستفاد: فتاوی دار العلوم دیوبند مکمل، مدلل ص ۷۱ ج ۱۷)

علاج کے لئے بھی عامل سے اختلاط جائز نہیں

بعض عورتیں تعویز گنڈا لینے کے لئے یا اپنے علاج کے لئے عامل سے بلامحرم ملتی ہیں، یہ بھی حرام اور ناجائز ہے۔ ایسے عامل بھی فاسق ہیں جو اجنبی عورتوں سے تنہائی میں ملتے ہیں اور ان کا علاج کرتے ہیں، (حقیقت میں وہ علاج نہیں کچھ اور کرتے ہیں، کما لا یخفی) اگر واقعی کوئی عورت بیمار ہے اور کوئی عامل جو اللہ تعالی سے ڈرنے والا ہو اور فن کو جانتا بھی ہو سے اگر علاج کی ضرورت ہو تو بلامحرم ہرگز تنہائی میں اس سے علاج نہیں کرانا چاہئے۔ غلط قسم کے جاہل عاملوں کے دسیوں نہیں سینکڑوں شرمناک واقعات ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ (مستفاد: کتاب النوازل ص ۳۱۵ ج ۱۶)

عورت کا قاضی بننا

اختلاط کی وجہ سے عورت کا منصب قضا پر فائز ہونا عورت کے لئے فقہاء نے پسند نہیں کیا۔ اکثر فقہاء کے نزدیک خواتین قاضی نہیں بن سکتیں۔ عورت کا قاضی بننا مکروہ ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک حدود و قصاص کے مقدمات میں عورت قاضی نہیں بن سکتی، لیکن دوسرے مقدمات میں وہ قاضی بن سکتی ہے، البتہ خود حنفیہ کے یہاں بھی عورت کو عہدۂ قضا پر مامور کرنا باعث گناہ ہے۔

امام بغوی رحمہ اللہ نے عورت کو منصب قضا کے واسطے ناموزوں ہونے کی دو بنیادی وجوہ لکھی ہیں:

ایک یہ کہ عورت کا معاملہ ستر کا ہے وہ پردہ میں رہے اور گھر میں رہے، بلا ضرورت شرعی یا طبعی گھر سے باہر نہ نکلے، جبکہ منصب امارت وقضا قبول کرنے کی صورت میں بار بار باہر نکلنے اور مردوں کے ساتھ اختلاط کی صورت میں بے پردہ ہوجانے کا یقین جازم ہے، لہذا عورت کا مزاج اور فطرت منصب امارت وقضا کے لئے اہل نہیں، اس لئے موزوں نہیں۔

(مستفاد: جواہر الفتاوی ص ۳۵۵ ج ۱۔ فتاوی دار العلوم زکریا ص ۱۵۸ ج ۸۔ قاموس الفقہ ص ۵۱۴ ج ۴، عنوان: قضاء)

عورت کا پارلیمنٹ کا رکن بننا

عورت کے لئے سیاست اور پارلیمنٹ کا رکن بننا یا ووٹ میں شرکت کرنا درست ہے یا نہیں؟ تو حدود شریعت مثلاً پردہ وغیرہ کی رعایت کے ساتھ گنجائش ہے، لیکن فی زمانا عورتوں کا مردوں کے ساتھ اختلاط بہت زیادہ خطرناک ہے، اور فتنہ کا اندیشہ ہے، اس لئے اس سے احتراز کرنا چاہئے، یہ عمل کوئی مستحسن نہیں، اس لئے کونسل یا اسمبلی کی شرکت عورتوں کے لئے متعذر رہے۔

(مستفاد: فتاوی دار العلوم زکریا ص ۱۹۳ ج ۸، ط: مکتبہ اشرفیہ، دیوبند۔ کفایت المفتی ص ۲۶۱ ج ۳۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے! فتاوی حقانیہ ۲۹۶/۲۹۷ ج ۲۔ امداد الفتاوی ۱۰۳ ج ۵۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل ص ۵۶۰ ج ۷)

مسجد میں نماز کی صف بلا پردہ کے ہونے پر اعتراض اوراس کا جواب

بعض حضرات نے اختلاط کے جواز پر دلیل دیتے ہوئے کہا کہ: آپ ﷺ کے دور میں عورتیں نماز میں مردوں کی صف کے پیچھے بلا کسی پردہ کے نماز پڑھتی تھیں، اگر اختلاط کی ممانعت ہوتی تو عورتوں کو علیحدہ جگہ پر نماز کا حکم ہوتا؟

اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ بیشک اس خیر القرون میں اور آپ ﷺ کی موجودگی والے پاکیزہ دور میں عورتیں مردوں کی صف کے پیچھے نماز پڑھتی تھیں، مگر انہیں حکم تھا کہ مردوں سے اختلاط نہ ہو۔ اس بارکت دور میں عورتوں کے لئے مسجد میں آنے کے لئے کس قدر احتیاط برتی جاتی تھی، اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ: مرد اور عورتوں کے دروازے علیحدہ ہوں، عورتیں فرض نماز کے بعد فوراً اٹھ جاتی تھیں، تاکہ مردوں سے اختلاط نہ ہو، نماز کے بعد فوراً عورتیں اپنی چادروں میں لپٹ کر واپس ہو جاتی تھیں، اندھیرے کی وجہ سے انہیں کوئی پہچان نہیں سکتا تھا، راستہ کے درمیان چلنے سے روک دیا گیا۔ احادیث ملاحظہ ہوں:

مرد اور عورتوں کے دروازے علیحدہ ہوں

(۱)......عن ابن عمر رضی الله عنهما قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لو تركنا هذا الباب للنساء ، قال نافع رحمه الله : فلم يدخل منه ابن عمر رضی الله عنهما حتى مات۔

(ابوداؤد، باب : فی اعتزال النساء فی المساجد عن الرجال ، رقم الحدیث:۴۶۰)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے (مسجد نبوی کے ایک دروازے کی طرف اشارہ کر کے) فرمایا: ہم اس دروازے کو عورتوں

کے لئے چھوڑ دیں تو بہتر ہے۔ حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اس کے بعد وفات تک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس دروازہ سے (مسجد میں) داخل نہیں ہوئے۔

(۲)......عن نافع قال: ان عمر بن الخطاب رضی الله عنه كان ينهى ان يدخل من باب النساء۔ (ابوداؤد، باب: فی اعتزال النساء فی المساجد عن الرجال، رقم الحدیث: ۴۶۲)

ترجمہ:......حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ (مردوں کو) باب النساء سے ہوکر (مسجد میں) جانے سے منع فرماتے تھے۔

آپ ﷺ کے زمانہ میں عورتیں فرض نماز کے بعد فوراً اٹھ جاتی تھیں

(۳)......حدثتنی هند بنت الحارث: ان ام سلمة رضی الله عنها زوج النبی صلی الله عليه وسلم اخبرتها: ان النساء فی عهد رسول الله صلی الله عليه وسلم كنّ اذا سلّمن من المكتوبة قُمن، و ثبت رسول الله صلی الله عليه وسلم ومن صلی من الرجال ما شاء الله، فاذا قام رسول الله صلی الله عليه وسلم قام الرجال۔

(بخاری، باب انتظام الناس قیام الامام العالم، کتاب الاذان، رقم الحدیث: ۸۶۶)

ترجمہ:......ہند بنت الحارث رحمہا اللہ نے خبر دی کہ آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتلایا کہ: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں عورتیں فرض نماز سے سلام پھیر کر فورا (باہر آنے کے لئے) اٹھ جاتی تھیں، رسول اللہ ﷺ اور جن مردوں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، وہ جب تک اللہ تعالیٰ چاہتے اپنی جگہ بیٹھے رہتے، پھر جب رسول اللہ ﷺ اٹھتے تو دوسرے حضرات بھی اٹھ جاتے تھے۔

(۴)......عن الزهری عن هند بنت الحارث عن ام سلمة رضی الله عنها قالت: كان رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا سلم قام النساء حين يقضی تسليمه،

ویـمکث هو فی مقامه یسیرا قبل ان یقوم ، قال : نری– والله اعلم– انّ ذلک کان لکی ینصرف النّساء قبل ان یُدرِکَهُنّ احدٌ مّن الرِّجال۔

(بخاری، باب صلوة النساء خلف الرجال ، کتاب الاذان ، رقم الحدیث:۸۷۰)

ترجمہ:......حضرت زہری' ہند بنت الحارث رحمہما اللہ سے روایت فرماتے ہیں کہ: ان کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتلایا کہ: آپ ﷺ کے سلام پھیرتے ہی عورتیں اٹھ جاتی تھیں، اورآپ ﷺ تھوڑی دیر اپنی جگہ پر تشریف فرما رہتے تھے۔ حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: واللہ اعلم یہ اس لئے تھا تاکہ عورتیں کسی مرد کو نہ پالیں، (یعنی کسی مرد سے اختلاط نہ ہوجائے)۔

نماز کے بعد فوراً عورتیں اپنی چادروں میں لپٹ کر واپس ہو جاتی تھیں، اندھیرے کی وجہ سے انہیں کوئی پہچان نہیں سکتا تھا

(۵)......عن عـمـرة بنت عبد الرحمن ' عن عائشة رضی الله عنها قالت : ان کان رسـول الـلـه صـلـی الـلـه عـلیـه وسـلـم لیُصلّی الصّبح فینصرف النّساء مُتلَفِّعاتٍ بمُروطهن ما یُعرَفُن من الغلس۔

(بخاری، باب انتظام الناس قیام الامام العالم ، کتاب الاذان ، رقم الحدیث:۸۶۷/۵۷۸)

ترجمہ:......عمرہ بنت عبدالرحمٰن رحمہا اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھاتے تو عورتیں اپنی چادروں میں لپٹ کر (اپنے گھروں کو) واپس ہوجاتی تھیں، اندھیرے کی وجہ سے انہیں کوئی پہچان نہیں سکتا تھا۔

(۶)......عن عـائشة رضـی الـلـه عـنهـا : ان رسـول الله صلی الله علیه وسلم کان یُـصـلّی الـصبـح بغلس ' فینصرفن نساء المؤمنین لا یُعرَفُن من الغلس– أو لا یعرف

بعضھن بعضا –۔

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ: آپ ﷺ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھاتے تھے، مسلمان عورتیں جب (نماز پڑھ کر) واپس ہوتیں تو اندھیرے کی وجہ سے انہیں کوئی پہچان نہیں سکتا تھا – یا یہ فرمایا کہ: عورتیں بعض بعض کو پہچان نہیں سکتی تھیں –۔

(بخاری، باب سرعة انصراف النساء من الصبح و قلة مقامهن فی المسجد ، رقم الحدیث:۸۷۲)

اختلاط کی وجہ سے عورتوں کو راستہ کے درمیان میں چلنے سے منع فرمایا

(۷)......عن حمزة بن أبی أسید الانصاری ' عن أبیه رضی الله عنه أنه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول :– وهو خارج من المسجد ' فاخْتَلط الرِّجال مع النّساء فی الطریق ' فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم للنساء –: استأخِرْنَ ' فانه لیس لکُنّ أن تَحْقُقْنَ الطّریق ' علیکُنَّ بِحَافّاتِ الطّریق ، فکانتِ المَرأة تَلْصَقُ بِالْجِدار ' حتّی أنّ ثوبَها لَیَتعلَّقُ بالجِدار مِن لُصُوقِها به۔

(ابوداوٗد، باب فی مشی النّساء مع الرجال فی الطریق ،کتاب الادب ، رقم الحدیث:۵۲۷۲)

ترجمہ:......حضرت حمزہ بن ابی اسید انصاری اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ: انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد سے باہر راستہ میں جب مردوں اور عورتوں کے اختلاط کا مشاہدہ فرمایا تو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آپ ﷺ عورتوں سے فرمارہے تھے: عورتیں مردوں سے پیچھے رہیں، ایسا نہ کریں کہ تم راستہ کے بیچ میں چلو، بلکہ راستے کے کنارے کو لازم پکڑو۔ اس ارشاد کے بعد عورتیں دیوار سے اس طرح لگ کر چلتی تھیں کہ ان کے کپڑے بسا اوقات دیوار سے اٹک (لگ) جاتے تھے۔

تشریح:......کیا آج کے آزادانہ ماحول میں اس کا تصور بھی ممکن ہے۔

سفر حج میں پردہ کا اہتمام نہایت ضروری ہے

نوٹ:......راقم الحروف نے اپنے رسالہ ''عورتوں کے مسائل حج'' میں سفر حج میں پردہ کے متعلق چند باتیں لکھی تھیں، ان کا یہاں نقل کرنا انشاء اللہ فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

''حرمین شریفین میں پہنچ کر اکثر عورتیں' بلکہ: ۹۹ر فیصد برقع پوش عورتیں بھی برقع پھینک کر بے حجاب ہو جاتی ہیں' اور اس طرح گناہ کبیرہ کی مرتکب ہوتی ہیں، نہ صرف یہ کہ بے حجاب' بلکہ نیم عریاں لباس میں بیت اللہ کا طواف کرتی ہیں' اور افسوس اس کا ہے کہ نہ شوہر اور نہ ان کے محرم حضرات اس بے حجابی کو روکنے کی تدبیر کرتے ہیں' نہ حکومت کی طرف سے اس پر کوئی پابندی عائد کی جاتی ہے' بے محابا مردوں کے درمیان گھستی ہیں۔

حجر اسود کا بوسہ دینے کے لئے مردوں کی دھکا پیل میں جان بوجھ کر گھستی ہیں' اور پستی ہیں' اجنبی مردوں کے ساتھ شدید وقبیح اختلاط میں مبتلا ہوتی ہیں۔ یہ سب حرام ہے' گناہ کبیرہ ہے۔ ایسا حج جس میں اول سے آخر تک محرمات اور کبائر سے احتراز نہ ہو سکے' کیا توقع ہے کہ وہ حج قبول ہوگا۔

پاکستان وہندوستان کی بعض عورتیں' مصر وشام وغیرہ ملکوں کی عورتوں کو دیکھ کر کہ وہ بے پردہ ہیں' خود بھی پردہ اٹھا دیتی ہیں' اور حرم میں اس طرح آتی ہیں جیسے تمام مرد ان کے محرم ہیں' یا گھر کے صحن میں پھر رہی ہیں، لیکن یہ انتہائی حماقت ہے۔

اس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ عورتیں بھی اس بے حیائی کی وجہ سے معصیت وفسق میں مبتلا ہو جاتی ہیں اور ان کے شوہر بھی ان کی اس بے حجابی پر گنہگار ہوتے ہیں، کیونکہ وہ ان کو مطلق منع نہیں کرتے' کوئی اصلاح نہیں کرتے' نہ روکتے ہیں' نہ ٹوکتے ہیں' یہ تو کھلی بے حیائی اور

بے غیرتی ہے۔(حج وزیارت نمبر'ماہنامہ ندائے شاہی ص ۱۳۹)

م:......سفر حج میں بعض علاقہ والے اجنبی مرد وعورت کو ایک ہی کمرہ میں اختلاط کے ساتھ رہائش دے دیتے ہیں' خاص طور سے مکہ مکرمہ میں لمبا قیام رہتا ہے' اس میں مرد وعورت کا عجیب اختلاط رہتا ہے' ایسے ہی منی میں قیام کا انتظام بھی عجیب اختلاط کے ساتھ ہوتا ہے۔ بلکہ بعض خیموں میں تو ایسا دیکھنے میں آتا ہے کہ عورتیں جانب قبلہ میں جگہ لے لیتی ہیں اور مردان کے پیچھے۔ یہ چیزیں عبادات کی روح کو ختم کردیتی ہیں۔(اور بڑے گناہ کی باتیں ہیں)۔(ماہنامہ ندائے شاہی' حج وزیارت نمبر ص ۱۶۶)

م:......اکثر عورتیں دکان داروں کے ساتھ' سامان خریدتے وقت ہنسی مذاق کرتی ہیں' بہت زیادہ بات چیت کرتی ہیں' یہ ناجائز وحرام ہے۔

م:......کئی عورتوں کو دیکھا کہ (جو برقع بھی پہنتی ہیں) ہوٹل میں کام کرنے والے نوکروں کے ساتھ بے محابا ہنسی مذاق کرتی ہیں' اور ان سے پردہ کا کوئی خیال نہیں رکھتیں۔ یہ بھی ناجائز وحرام ہے۔

م:......گروپ لیڈروں کے ساتھ بے پردگی اور بات چیت' کو کوئی عیب نہیں سمجھا جاتا ہے۔ یہ بھی ناجائز وحرام ہے۔

م:......گروپ میں خدمت کرنے والے تو گویا عورتوں کے بھائی' یا بیٹے' یا قریبی عزیز سمجھے جاتے ہیں' ان کے ساتھ پردہ کا کیا سوال؟ بات بات میں ان کے ساتھ دل لگی' قہقہہ وغیرہ افعال۔ یہ بھی حرام وناجائز ہے۔

م:......گروپ میں علماء ومفتی صاحبان کے ساتھ بھی شروع میں مسائل کے بہانہ سے' پھر ویسے ہی بات چیت کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے' بلکہ بعض اہل علم وارباب فتوی بھی ان غیر

محرموں کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے ہیں، اور کمال یہ کہ سرعام وکھلم کھلا اس گناہ کا ارتکاب کیا جاتا ہے اور وہ بھی اہل علم کی طرف سے اور پھر حرم محترم میں، ع

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

یہ بالکل ناجائز وحرام ہے، اور عوام کی بنسبت زیادہ برا، اور قابل ملامت کام ہے۔

م:.......منیٰ، عرفات، مزدلفہ کے مقامات مبارکہ میں بھی عورتوں اور مردوں کا اختلاط، بے پردگی، بلا شرم وحیاء فضول اور بلا ضرورت بات چیت، اور بعض دفعہ ہنسی مذاق وغیرہ حرکتیں کرتے دیکھا وسنا گیا۔اس کے ناجائز اور حرام ہونے میں کیا شک ہے؟

م:.......بعض عورتیں منیٰ، عرفات، مزدلفہ میں، اپنے خیموں میں اتنی زور سے بات کرتی ہیں کہ ان کی آواز پڑوس کے خیمے میں مرد پوری طرح سن سکتے ہیں، عورتوں کو اس کا خاص لحاظ کرنا چاہئے کہ اپنی آواز کو پست رکھیں اور زیادہ زور سے بولنے سے پرہیز کریں۔بعض فقہاء نے عورت کے آواز کو ستر مانا ہے۔

میری مائیں، بہنیں، گروپ کے لیڈر، علماء اور حضرات مفتیان کرام، اللہ کے واسطے اس قبیح عمل سے اپنے آپ کو بچائیں، اور حرم محترم کی بابرکت زمین پر، اللہ کے عذاب کو دعوت دینے والے اس عمل سے پرہیز کریں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق مرحمت فرمائیں۔

سفر حج میں اس طرح کی بے پردگی کے سبب اب عشق وزنا کے ایسے واقعات سننے کو ملتے ہیں، جو دل کو ہلا دینے والے ہیں، اور ان کا نقل کرنا بھی مشکل ہے۔

سفر حج میں جانے والے حضرات سے میری عاجزانہ اور دردمندانہ درخواست ہے کہ اپنی بیٹی، بہن، بیوی وغیرہ کی پوری نگرانی رکھیں، اور ان کو اللہ کے خوف وغضب سے ڈراتے رہیں، اور اس مبارک سفر کی عظمت واہمیت ان کے دلوں میں بٹھاتے رہیں۔

الحمدللہ اس دور فتنہ وفساد میں بھی کئی عورتیں اور بعض حضرات' اس بات کا پورا اہتمام کرتے ہیں کہ پورے سفر حج میں کسی نامحرم سے ہنسی مذاق کرنا تو بہت بعید ہے' بلاضرورت بات چیت تک نہیں کرتے' اور ضرورت پڑنے پر پورے احتیاط و آنکھوں کی حفاظت کرتے ہوئے بات کرتے ہیں۔

م:……عورتوں میں یہ جو مشہور ہے کہ حج یا عمرہ کے سفر میں پردہ نہیں ہے' یہ جہالت کی بات ہے۔ ایسی عورتیں بے پردہ ہوکر خود بھی گنہگار ہوتی ہیں' اور نظر ڈالنے والے مردوں کو بھی گنہگار بناتی ہیں۔ (مسائل ومعلومات حج وعمرہ ص ۱۱۶)

(عورتوں کے حج کے مسائل۔ مرغوب الفقہ ص ۱۵۲ ج ۷، کتاب الحج)

والله تعالی أعلم وعلمه أحكم وأتم

کتبہ: مرغوب احمد لاجپوری

۱۲/جمادی الاخری ۱۴۴۵ھ مطابق: ۲۶/دسمبر ۲۰۲۳

بروز منگل

پیر سے اختلاط بھی حرام ہے

اس فتنہ کے دور میں ایسے واقعات بھی ہو رہے ہیں کہ پیر صاحب اپنی جوان مریدنی سے پردہ نہیں کرتے۔ یہ ناجائز اور حرام ہے، ایسا پیر' پیر نہیں فاسق ہے، اور خود گمراہ ہے، اس سے بیعت ہونا بھی جائز نہیں۔

(مستفاد: فتاوی دارالعلوم دیوبند مکمل، مدلل ص ۶۹ ج ۱۷۔ کتاب الفتاوی ص ۱۰۱ ج ۶۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل (جدید) ص ۹۶ ج ۸)

عورتوں کو خلوت میں بیعت کرنا جائز نہیں

عورتوں کو خلوت میں بیعت کرنا جائز نہیں، کوئی محرم مرد یا کوئی عورت محرمہ ساتھ ہونے چاہئے۔

عورت کو علیحدہ مکان میں وظیفہ بتانا، بلا محرم حلقہ کرانا جائز نہیں

پیر کا عورت کو علیحدہ مکان میں لے جا کر وظیفہ بتانا بھی جائز نہیں۔ پیر کا عورت کو بلا محرم حلقہ (ذکر وغیرہ کا) کرانا جائز نہیں۔ (مستفاد: فتاوی دارالعلوم دیوبند مکمل، مدلل ص ۷۱ ج ۱۷)

(۱)......لا خلاف بین اصحابنا فی أن دار الکفر تصیر داراسلام بظهور احکام الاسلام فیها ۔ (بدائع الصنائع ص ۱۳۰ ج ۷ (۵۱۸ ج ۹، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)، فصل : فی اختلاف الاحکام باختلاف الدارین ، کتاب قطاع الطریق)